REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۰ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۔ ۱۳ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

الفضل ربوہ

۱۰ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۵ ہجرت ۱۳۴۱ ہش ۔ ۱۵ مئی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۴ مئی بوقت ۹ بجے صبح

گزشتہ دو دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی تکلیف رہی

اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰہم آمین

اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب مرحوم کی علالت

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب مرحوم سابق ناظر بیت المال و ناظر دعوۃ و تبلیغ کی اہلیہ صاحبہ قریباً ایک ماہ سے ربوہ میں بہت بیمار ہیں۔ اور جگر کی تکلیف کی وجہ سے بہت کمزور ہو رہی ہیں۔ اور بے چینی بھی بہت رہتی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۳/۵/۶۲

ربوہ میں عید الاضحی کی نماز

ربوہ میں عید الاضحی کی نماز مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۶۲ء بروز منگل صبح ۸ بجے مسجد مبارک میں ادا کی جائیگی احباب وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں اور وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔

اعلان تعطیل عید الاضحی کی تقریب کے موقعہ پر ۱۵، ۱۶ مئی ۱۹۶۲ء کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۱۶ اور ۱۷ مئی کے پرچے شائع نہیں ہوں گے :: (مینیجر الفضل)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت ابراہیم نے جس قربانی کا بیج بویا تھا آنحضرت نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے

اس قربانی میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے

"یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دنبہ ذبح کرتے ہو، ویسا ہی وہ زمانہ گزرا ہے جو آج سے ۱۳۰۰ سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید الضحٰی وہی تھی اور اسی میں ضحٰی کی روشنی تھی۔ یہ قربانیاں اس کا لُب نہیں پوست ہیں، روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانہ میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیشات قرار دیئے گئے ہیں ...... مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی — درحقیقت اس دن میں بڑا سِرّ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا تعالیٰ کا ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان اپنی اولاد اور اپنے اقرباء و اعزاء کا خون بھی خفیف نظر آئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا تعالیٰ کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو و لعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۳۲ و ۳۳)

اہلیہ مرزا محمود احمد بیگ کی تشویشناک علالت

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

قادیان سے عزیزم مرزا وسیم احمد صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ اطلاع دیتے ہیں کہ مرزا محمود احمد بیگ صاحب درویش کی اہلیہ جو حیدر آباد دکن کے ایک مخلص اور معزز خاندان کی فرد ہیں تشویشناک بیماری میں مبتلا ہو گئی ہیں انہیں امرتسر کے ہسپتال میں داخل کرا کے طاقت کی بحالی کے لئے خارجی خون دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد اپریشن کیا جائے گا۔ احباب کرام اس عاجزہ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقط والسلام

خاکسار :۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۲/۵/۶۲

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے جماعتوں کا دورہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے جماعتوں کے دورہ کیلئے مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد اور مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور ۱۸ مئی سے روانہ ہو رہے ہیں جن جماعتوں کا دورہ کرنا ہے۔ انہیں بذریعہ ڈاک اطلاع بھجوا دی گئی ہے جس علاقہ میں یہ وفد پہنچے۔ اس علاقہ کا انچارج مربی اس وفد کا ممبر ہوگا۔ امراء اور صدر صاحبان سے ہم امید کرتے ہیں کہ وفد سے پورے طور پر تعاون کیا جائے گا (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ مئی ۶۲ء

ایمان بالغیب

علامہ اقبال مرحوم فرماتے ہیں ؎

چھپا رکھا ہے۔ تو نے عرش پر زاہد
خدا وہ کیا ہے جو بندوں سے احتراز کرے

بظاہر یہ بات گستاخانہ معلوم ہوتی ہے لیکن اس میں ایک بڑی دینی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے بات یہ ہے کہ بعض لوگوں نے اور حیرت ہے کہ بعد میں خود علامہ مذکور نے بھی مغربی مادہ پرستانہ فلسفہ اور سائنس کے زیر اثر وحی والہام کی جو تشریح کی ہے وہ سورۃ بقرہ کی پہلی آیت کے ہی خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ
ھدی للمتقین الذین
یومنون بالغیب

یہ وہ کتاب ہے جس میں شک و شبہ نہیں کہ متقین کے لئے ہدایت ہے وہ جو "غیب" پر ایمان لاتے ہیں۔

بعض لوگ یہاں غیب کے معنی صرف "اللہ تعالیٰ" کے کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے ظاہری حواس سے غیب ہے یہ درست ہے کہ غیب کا مرکزی وجود اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے روحانی عالم کا ذکر کیا ہے جو انسان کے ظاہری حواس کی گرفت سے باہر ہے الاماشاءاللہ۔ غیب ان تمام حقائق پر مشتمل ہے جس کو فلسفہ کی زبان میں مابعد الطبیعیاتی حقائق کہا جاتا ہے۔ یورپ میں جب احیائے علوم کی تحریک زندہ ہوئی تو اس کی نمایاں ترین خصوصیات یہ قرار دی گئیں کہ سائنٹیفک علوم کا موضوع مشاہداتی اور تجرباتی عالم تک ہی محدود ہوگا اس زمانہ کے سائنسدانوں اور فلسفیوں نے ہر قسم کی ایسی اتھارٹی کو ماننے سے انکار کر دیا جس کا تعلق مادی دنیا سے نہ ہو اور جو ان کے مشاہداتی اور تجرباتی طریق سے ثابت نہ کی جا سکے انہوں نے نہ صرف خالص مادی علوم کی تحقیقات کا یہ اسلوب رکھا بلکہ ذہنی اور عقلی علوم کا اسلوب مشاہدہ و تجربہ تک محدود کر دیا یہاں تک کہ علم الاخلاق اور نفسیات جیسے ذہنی علوم جن کو مادی گزوں سے ناپنا بظاہر ناممکن ہے ان کے لئے بھی مادی فارمولے اور مادی قوانین دریافت کرنے کے لئے لیبارٹریوں میں مشاہدات اور تجربات شروع کر دیئے۔ انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ مابعد الطبیعیاتی کے حقائق سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اور مابعد الطبیعات حقائق دینی حقائق ہو سکتے ہیں جو دین سے تعلق رکھتے ہوں انہوں نے ان حقائق سے صاف صاف لفظوں میں انکار تو نہ کیا تاہم انھوں نے دینی باتوں کے متعلق تحقیقات سے تعلق قطع کر لیا اور صاف صاف بیان کر دیا کہ یہ باتیں ہمارے احاطہ تحقیقات سے باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو متقیوں کے متعلق ایمان بالغیب کا ذکر کیا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ قرآن کریم میں ایسے عالم کا ذکر ہے جو مادی مشاہدات اور تجربات کی گرفت سے بالا ہے دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں بتا دیا ہے کہ ہم قرآن کریم میں متقی لوگوں کے لئے وہ ہدایات پیش کر رہے ہیں جو روحانی عالم سے تعلق رکھتی ہیں جو حواس ظاہری سے محسوس نہیں ہو سکتیں الاماشاءاللہ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولا یحیطون بشیٔ
من علمہ الا بما شاء

یعنی انسان غیب سے صرف اسی حد تک اطلاع پا سکتے ہیں جس حد تک ہم ان کو اطلاع دینا پسند کریں۔

اب یہ صاف بات ہے کہ دین کی باتوں کو جو ایمان بالغیب سے تعلق رکھتی ہیں مادہ پرستوں کے مشاہدات اور تجربات سے معلوم کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے جن لوگوں نے نبوت اور مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کے حقائق کو مادہ پرست سائنسدانوں اور فلسفیوں کے اصولوں سے ناپنے کی کوشش کی ہے انھوں نے سخت ٹھوکر کھائی ہے اور شروع ہی میں وہ چت گر گئے ہیں بقول غالب

ہوئے ہیں پاؤں ہی پہلے نبرد عشق میں زخمی
نہ بھاگا جائے ہے مجھ سے نہ ٹھہرا جائے ہے مجھ سے

مطلب یہ کہ جن لوگوں نے مغربی ظاہری علوم کے پیمانوں سے دینی حقائق کو تولا ہے اور نبوت الیسی حقیقت کو جو ایمان بالغیب سے تعلق رکھتی ہے مادی علوم کے دارالعمل میں مشاہدہ و تجربہ کرنے کی کوشش کی ہے انھوں نے سورہ بقرہ کی مندرجہ بالا پہلی آیہ کریمہ کی ہی خلاف ورزی کی ہے۔ دینی یا روحانی علوم کا عالم ہی دنیوی اور مادی علوم سے الگ ہے جو انسان کے ظاہر حواس پر ہویدا نہیں ہو سکتا مگر اسی قدر جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے اس لئے جو لوگ اس عالم کا کھوج بیالوجیکل حقائق یا فرائڈ کے نفسی تجزیہ شعور ولاشعور سے کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ مغالطہ میں مبتلا ہیں کیونکہ عالم غیب یا روحانی عالم کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جو غیب کا۔ مرکزی وجود ہے انسان کو دے سکتا ہے اور قرآن کریم کی پہلی آیہ ہی اس کا ثبوت ہے کیونکہ خود یہ ہی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو ایک بشر پر نازل ہوا ہے جن کا اسم گرامی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وجود کو "غیب" ظاہر کرتا ہے خود ہی اپنے کلام کے ذریعہ اپنے آپ کو ایک بشر پر ظاہر کرتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ روحانی عالم کا تجربہ اور مشاہدہ ظاہری حواس کے تجربہ اور مشاہدہ سے الگ وجود رکھتا ہے دوسرے لفظوں میں غیب کے معنے صرف یہ ہیں کہ اس کے حقائق عام طور پر ہمارے ظاہری حواس سے مشاہدہ اور تجربہ میں اگرچہ نہیں آ سکتے لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان حقائق کے مشاہدہ اور تجربہ کے لئے خاص ملکات عطا فرمائے ہیں اور جن کے بغیر عالم غیب پر ایمان محکم نہیں ہو سکتا ظاہری چیزوں کے متعلق ہم ظاہر حواس سے علم حاصل کرتے ہیں مثلاً اگر یہ دیکھنا ہے کہ فلاں سفوف میٹھا ہے یا کھٹا تو ہم اس کو زبان پر رکھ کر چکھتے ہیں یا یہ معلوم کرنا ہو کہ فلاں چیز کی خوشبو کیسی ہے تو ہم اس کو سونگھ کر معلوم کرتے ہیں اس طرح ہم عالم ظاہر کا علم ظاہری حواس کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں اور عقل کی رہنمائی سے ہم نے ان علوم میں بڑی ترقی کر لی ہے یہانتک کہ نفسیات کے بعض حقائق کو بھی ناپ تول سکتے ہیں ایسے آلات ایجاد کر لئے گئے ہیں کہ انسانی ذہن کے کام کی رفتار کو بھی ناپا جا سکتا ہے بلکہ دل کے خیالات کی ایک آدھ کیفیت بھی ان آلات سے معلوم کی جا سکتی ہے ہم نے آلات کی مدد سے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ فلاں قدرتی چیز میں کیا کیا عناصر پائے جاتے ہیں یہاں تک کہ انسان نے ایٹم کو پھاڑ کر ایک عظیم ذخیرۂ قوت کا علم بھی حاصل کر لیا ہے مگر آجتک ہم یہ نہیں جان سکے کہ بے جان مادہ میں زندگی کس طرح اور کیوں پیدا ہو جاتی ہے اور نہ قیامت تک معلوم کر سکتے ہیں، کیونکہ یہاں سے آگے غیب کا عالم شروع ہو جاتا ہے یہاں سے آگے وہ عالم شروع ہو جاتا ہے جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہو سکتا ہے اور جس کا جتنا علم۔ وہ چاہے اپنے بندوں کو دے سکتا ہے۔ الا بما شاء

نیوٹن یا فرائڈ کانٹ ہو یا آئن سٹائن کسی کو نہ اس ممنوعہ علاقہ کا علم ہے اور نہ ان کو اس کا دعویٰ ہے۔ اس لئے "نبوت" اور "مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ" جو خالص دین کی باتیں ہیں جو صرف روحانی عالم سے تعلق رکھتی ہیں جو ظاہری حواس کے لئے علاقہ ممنوعہ میں واقع ہیں ان کا علم ان علوم سے حاصل کرنے کی کوشش کرنا جو ظاہری حواس سے تعلق رکھتے ہیں کتنی عجیب بات ہے اس لئے جب اللہ تعالیٰ سورۂ بقرہ کی پہلی آیہ سے ہی عملاً یہ ثابت کرتا ہے کہ میں اپنے منتخب بشر سے کلام کرتا ہوں تو یہ امر کتنا عجیب معلوم ہوتا ہے کہ انسان ظاہری علوم کے ماہرین کے حوالے دے کر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے انکار کرے اور نادانی سے یہ کہے کہ "مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ" کا دعویٰ ایمان بالغیب کے منافی ہے صرف ایک خالص مادہ پرست انسان ہی اس سے انکار کر سکتا ہے لیکن وہ شخص جو ظاہری عالم کے ساتھ عالم غیب پر بھی ایمان رکھتا ہے دوسرے لفظوں میں جو شخص ایمان بالغیب کا دعوے دار ہے وہ اس خالص روحانی تجربہ سے اس وقت انکار کر سکتا ہے جب وہ روحانی طور پر صمٌّ بکمٌ عمیٌ فھم لا یرجعون کی تعریف میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں دونوں عالموں اور ان کے حقائق کو ایک دوسرے سے نہایت فصیح و بلیغ الفاظ میں بیان کر دیا ہے جو لوگ روحانی عالم پر ایمان رکھتے ہیں ان کی صفات واضح طور پر بیان کر دی ہیں یعنی وہ صلوٰۃ قائم کرتے ہیں انفاق کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ متقی لوگ ہیں جو دینداری میں نیک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے فلاح پانے والے ہیں ان کے مقابلہ میں وہ گروہ ہے جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے۔ جن کے روحانی کان نہیں جن کی روحانی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے یہ عالم غیب یعنی روحانی عالم کے بہرے اور اندھے ہیں۔ ؎

ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

الغرض یہ وہ لوگ ہیں جو روحانی کان نہ ہونے کی وجہ سے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے منکر ہیں۔ ان کو خواہ اے ہمارے رسول تو جتنا ڈرائے جتنا سمجھائے یہ نہ تو سنیں گے اور نہ دیکھیں گے یہ روحانی بہرے گونگے کبھی ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ یہ لوگ عالم روحانی کے حقائق کو بھی عالم ظاہر کے حقائق کی طرح صرف ظاہری آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں اور ظاہری کانوں سے روحانی آواز سننا چاہتے ہیں حالانکہ جن لوگوں کے علوم سے یہ روحانی عالم کے حقائق کو جانچنا چاہتے ہیں انھوں نے کبھی یہ دعوےٰ نہیں کیا کہ وہ غیب یعنی روحانی عالم کے متعلق تحقیقات کر رہے ہیں انھوں نے تو صریح الفاظ میں اس میں دخل اندازی سے انکار کر دیا ہے مگر یہ لوگ ان کے مشاہدات اور تجربات کو لے کر عالم غیب یا روحانی عالم کے حقائق کی جانچ پڑتال کرنے لگے ہیں حالانکہ ہم نے قرآن کریم کے شروع ہی میں بتا دیا ہے کہ یہ کتاب بلا شک و شبہ ان متقی لوگوں کی رہنمائی کے لئے نازل کی گئی ہے جو ایمان بالغیب رکھتے ہیں یعنی عالم روحانی کو جو ظاہری حواس کے مشاہدہ اور تجربہ میں نہیں آ سکتا ظاہری حواس کے مشاہدہ اور تجربہ سے معلوم کردہ حقائق سے نہیں معلوم کرنا چاہتے بلکہ غیب یعنی عالم روحانی کے حقائق کو ان پیمانوں اور گزوں سے ناپتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی اس کتاب قرآن کریم میں ان کی ہدایت کے لئے بیان کئے ہیں (باقی صفحہ ۔)

مقامِ خاتم النبیین کی عظمت

از مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم۔اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۲)

تمام انبیاء سابقین اپنے وقت میں رسول اللہ تھے۔ لیکن چونکہ جس شدت اور وضاحت اور اعلیٰ شان کے ساتھ رسالت کی صفت کا اظہار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ ہوا۔ ایسا آپ سے پہلے انبیاء سے نہیں ہوا تھا۔ اس لئے یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفتِ خاصہ ٹھہری۔ اور مطلب یہ تھا کہ رسول اللہ ہونے کے لحاظ سے آپ تمام انبیاء پر فضیلت رکھتے ہیں۔ اور رسول اللہ ہونے کے لحاظ سے کوئی آپ کا لگا نہیں کھا سکتا۔

رسول اللہ کے صفت خاصہ ہونے کا ثبوت

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ صرف دعوے ہی دعوے ہے۔ یا اس کا کوئی ثبوت بھی ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ دعوے اپنے ساتھ نہایت شاندار اور واضح دلائل رکھتا ہے۔ اس غرض کے لئے ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ

(۱) جو پیغام آپ نے دنیا کو پہنچایا اس کی کیا شان ہے۔

(۲) اور جس شان سے آپ نے اس پیغام کو پہنچایا اس کا کیا مقام ہے

امر اوّل۔ یعنی پیغام الٰہی کی شان ان تین امور پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہے

(ا) کلام الٰہی کا ذاتی کمال

(ب) کلام الٰہی کی حفاظت

(ج) کلام الٰہی کے اثرات

کلام الٰہی کا ذاتی کمال

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کلام نازل ہوا یعنی قرآن شریف۔ اس کے مقابلہ پر کسی کلام کو پیش کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے کیونکہ یہ کلام اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے چیلنج دیا ہے۔ کہ اس کلام کی نظیر پیش کرو۔ یہ چیلنج ہمیشہ کے لئے قائم ہے جس کا جواب اب تک کسی سے بن نہیں آیا۔ اور نہ آئندہ بن سکے گا۔ کیا یہ امر اس بات کا ثبوت نہیں کہ یہ مبارک پیغام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا کو پہنچایا گیا بے نظیر ہے۔ اور کیا اس کلام کا بے نظیر ہونا اس بات کا ثبوت نہیں۔ کہ آپ کی رسالت بھی پہلے رسولوں کی رسالت کے مقابلہ میں بے نظیر ہے۔

کلام الٰہی کی حفاظت

پھر جو کلام آپ پر نازل ہوا۔ وہ اپنی ذاتی خوبیوں کے علاوہ ایسا کلام ہے جس کی حفاظت خود اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اسی لئے فرمایا

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔
(سورہ حجر رکوع ۱)

کیا اس کلام کے مقابلہ پر سابقہ الہامی کتب مثلاً توریت انجیل جیسی محرف و مبدل کتب کو رکھا جا سکتا ہے۔ جس کلام کی حفاظت خود اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمہ لی ہو۔ اس کی اہمیت کا اندازہ لگانا کیسے ممکن ہو سکتا ہے

کلام الٰہی کے اثرات

اس کلام کی تاثیر کی یہ شان ہے کہ اس نے عرب کے جاہل اور ناکندہ تراش لوگوں کی نہایت تھوڑی مدت میں کایا پلٹ دی۔ جو جاہل اور اُمّی کہلاتے تھے۔ دنیا کے استاد بن گئے۔ ایسے انقلاب کی مثال امم سابقہ میں تلاش کرنا لاحاصل ہے۔

امر دوم۔ یعنی اس پیغام کو جس شان اور جس قربانی اور محنت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں پہنچایا۔ اس کی نظیر بھی امم سابقہ میں نہیں ملتی۔ پھر اس پیغام نے جتنی جلدی دنیا میں نفوذ حاصل کیا۔ اس کو دیکھ کر یورپ کے متعصب مستشرقین بھی انگشت بدنداں ہیں۔ اور آپ کی کامیابی کو دیکھ کر بادل ناخواستہ انہیں بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کامیابی کی مثال کسی دوسری مذہبی قوم میں نہیں ملتی۔

پیغام الٰہی کی اس شان کو دیکھ کر یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ کی صفت کے حامل ہونے میں آپ بے نظیر ہیں۔ اسی لئے یہ آپ کی صفت خاصہ ہوئی۔ غور کرنا چاہیئے کہ کیا ایسا کلام کسی ناقص پر نازل ہو سکتا ہے حاشا وکلا۔ پس وہ رسول جو ایسے کلام کا حامل ہے ہو نہیں سکتا کہ وہ خلیل اللہ نہ ہو۔ ہو نہیں سکتا کہ وہ کلیم اللہ نہ ہو۔ بلکہ جب تک وہ ایسا خلیل اللہ نہ ہو۔ جو پہلے خلیل اللہ سے بڑھ کر ہو۔ ایسا کلیم اللہ نہ ہو۔ جو پہلے کلیم اللہ سے بڑھ کر ہو۔ یہ تصور ہی کیسے کیا جا سکتا ہے کہ ایک عظیم الشان اور کامل کلام اس پر اتر سکتا ہے۔ پس اس کلام کی بے نظیری جو آپ پر اترا آپ کے بے نظیر رسول ہونے پر شاہد ناطق ہے۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب

اسی طرح آپ کا بے نظیر ہونا آپ کے ان صفات میں بھی کامل اور اکمل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ جو آپ سے پہلے انبیاء کو عطا کی گئیں۔ آپ خلیل اللہ ہیں۔ مگر پہلے خلیل اللہ سے بڑھ کر آپ کلیم اللہ ہیں۔ مگر پہلے کلیم اللہ سے بڑھ کر۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آپ فرداً فرداً تمام صفات میں تمام انبیاء سے بڑھ کر ہیں۔ خدا تعالےٰ کی اس فعلی شہادت نے ثابت کر دیا۔ کہ کوئی نبی کسی صفت میں آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر بالفرض آپ خلیل اللہ ہونے میں حضرت ابراہیمؑ کے برابر ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ جس محبت اور پیار کا اظہار خدا تعالےٰ نے آپ سے کیا وہ حضرت ابراہیمؑ سے نہ کیا۔ اگر آپ کلیم اللہ ہونے میں حضرت موسےٰؑ کے برابر ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جس شان کا کلام آپ سے کیا۔ وہ حضرت موسےٰ سے نہ کیا۔ پس حقیقت کو ماننے بغیر چارہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کی صفت خاصہ کے حامل ہونے کی وجہ سے اپنی ذاتی صفات میں بھی دوسرے انبیاء سے بڑھ کر ہیں بلکہ یہی نہیں آپ انتہائی کمال کے لحاظ سے ان صفات کے بھی حامل ہیں جو دوسرے انبیاء کو حاصل نہیں ہوئیں۔ پس خدا تعالیٰ کی اس فعلی شہادت کی وجہ سے کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ آپ رسول اللہ کی صفت خاصہ کی وجہ سے تمام انبیاء پر کلی فضیلت رکھتے ہیں۔

مقام رسول اللہ کے اثرات

جب ہم صفت کے لحاظ سے کسی کے نام پر توجہ کرتے ہیں تو اس کے دو مفہوم ہمارے سامنے آتے ہیں ایک اس کی اہمیت دوسرے اس کے اثرات مثلاً بادشاہ کا لفظ جب کسی کے متعلق استعمال ہوتا ہے تو اس سے ایک تو اس کی ذاتی شان کا خیال دل میں آتا ہے دوسرے اس کے اثرات کا خیال جو اس سے ظاہر ہوتے ہیں اور دوسرے لوگوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ رسول اللہ پر غور کرنے سے بھی دو خیالات پیدا ہوتے ہیں۔

۱۔ ایک آپ کی ذاتی شان جس کا کسی قدر ذکر سابقہ صفحات میں ہو چکا ہے۔

۲۔ آپ کا افاضہ اور اس کے اثرات جو دوسرے لوگوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔

جب یہ امر ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ آپ کی صفت خاصہ ہے اور اس وجہ سے آپ تمام انبیاء پر فضیلت رکھتے ہیں تو لازماً ماننا پڑے گا کہ آپ کی اتباع کے اثرات بھی بے نظیر ہیں چنانچہ یہ صرف خیال ہی نہیں بلکہ خدا تعالےٰ آپ کی امت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے

کنتم خیر امة اخرجت للناس

یعنی اے امت محمدیہ کے لوگو تم خیر امت ہو جس سے مقصود عوام کو فائدہ پہنچانا ہے۔ یہ تو دعویٰ تھا اب اس دعوی کے دلائل پر غور کرنا چاہیئے۔

کسی قوم کی ترقی دو بڑے حصوں میں منقسم ہے

۱۔ دینی ترقیات۔

۲۔ دنیوی یا مادی ترقیات

امت محمدیہ کی دینی یا مادی ترقیات

سب سے پہلے ہم امت محمدیہ کی دینی وروحانی ترقیات کو لیتے ہیں اور مقابلہ کے لئے ہم امم سابقہ کی دینی ترقیات پر بھی غور کرتے ہیں کہ ان کو اپنے انبیاء کی اتباع میں کون کون سے مقاماتِ روحانی حاصل ہوتے تھے۔ قرآن شریف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقامات مقام صدیقیت و مقام شہادت وغیرہ تھے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

الذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم۔
(سورۂ حدید رکوع ۲)

یعنی جو لوگ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تھے وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک صدیق اور شہید کے مقامات رکھتے تھے یہی بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہی گئی ہے (مع شیٔ زائد یعنی نبوت جس کی تشریح بعد میں کی جائے گی) چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔
(النساء رکوع ۹)

یعنی جو لوگ اللہ اور اس رسول والرسول میں ال سے حضور کی صفت خاصہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے) کی اطاعت کریں گے

وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام کیا یعنی نبیوں، صدیقوں شہیدوں اور صالحین میں

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ امت محمدیہ کو وہ مقامات ضرور حاصل ہوں گے بلکہ ہو چکے ہیں جو پہلے انبیاء کی امتوں کو حاصل ہوتے تھے جب یہ امر طے ہوگیا تو اب اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ ان مقامات کو حاصل کرنے میں امت محمدیہ کی کیا شان ہے اس شان کا اندازہ کرنے کے لئے دو باتوں پر غور کرنا چاہیئے

اول :- امت محمدیہ میں اصحاب مدارج روحانی کی تعداد یعنی کمیت صلحاء

دوم :- امت محمدیہ میں اصحاب مدارج روحانی کی شان یعنی کیفیت صلحاء

امرِ اوّل

سب امتوں کی تاریخ تو ہمارے سامنے نہیں مگر ایک امت یعنی بنی اسرائیل کی تاریخ ہمارے سامنے ہے امت محمدیہ کے ساتھ اس کا مقابلہ کرکے ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ ان امم سابقہ کے مقابلہ پر اس امت کی کیا شان ہے مگر اس سوال کو حل کرنے سے پہلے ہمیں معلوم کرنا چاہیئے کہ انبیا کب آیا کرتے ہیں اس کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے

ولقد ضل قبلهم اكثر الاولين ولقد ارسلنا فيهم منذرين -

(سورہ الصّٰفّٰت آیت ۷۲/۷۳)

یعنی یقیناً پہلی قوموں کی اکثریت گمراہ ہو جاتی تھی اور یقیناً ہم ان میں ڈرانے والے بھیجتے تھے۔

اس مفہوم کی اور آیات بھی قرآن شریف میں موجود ہیں ان آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پہلی قوموں میں انبیاء اس وقت بھیجے جاتے تھے جب کہ ان کی اکثریت گمراہ ہو جاتی تھی اب بنی اسرائیل پر نظر ڈالو تو صاف معلوم ہوگا کہ اس قوم میں انبیا متواتر آتے رہے ہیں

(باقی)

"تشحیذ الاذہان" کے خلافت نمبر کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک خاص پیغام

احمدی بچے یہ سن کر بہت ہی خوش ہوں گے کہ ان کے رسالہ تشحیذ الاذہان کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص پیغام مرحمت فرمایا ہے جو حضور اقدس کے دستخط کے ساتھ تشحیذ کے خلافت نمبر میں شائع ہو رہا ہے۔

حضور کے قیمتی پیغام کے علاوہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خاص پیغامات بزرگان سلسلہ کے متعدد مضامین، احمدی شعرا کی نظموں اور . . . . تصاویر سے بھی خلافت نمبر مزین ہوگا۔

جو احباب اپنے بچوں کے لئے یہ قیمتی روحانی تحفہ منگوانا چاہیں وہ فوراً اطلاع دیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں یہ نمبر کسی قیمت پر بھی انہیں نہ مل سکے۔ مستقل خریداروں کو انشاء اللہ سالانہ چندہ (پانچ روپے) میں ہی یہ نمبر ارسال کر دیا جائے گا۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عزیز ڈاکٹر محمد عبد الرشید کی رحلت

(از محترم مولوی محمد جی صاحب ہزاروی)

عزیز ڈاکٹر محمد عبد الرشید مغفور رضی اللہ عنہ کوئٹہ میں ۲۵۔ اپریل بروز بدھ پانچ بجے صبح اپنے مولیٰ کو پیارے ہوگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو ۱۹۰۰ء میں خدا کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دیدار اور کلمات طیبہ کے سننے کی سعادت حاصل ہوئی اور اس بیان کے حقدار ہوئے سے
مبارک وہ جو اب ایمان لایا - صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

عزیز مرحوم کی نظر ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات پر رہتی تھی اپنے اقرباء اور رشتہ داروں سے بہت اچھا برتاؤ رکھتے تھے اور قابل امداد کو بڑی بڑی رقوم سے امداد دیتے رہتے تھے آپ موصی تھے اور سلسلہ عالیہ کے چندوں کو پوری سعی و کوشش سے ادا کرتے تھے آپ جری دلیر اور باوقار تھے ملازمت کو پسند نہ کیا اور استعفاء دیکر اپنے پیشہ کو نہایت تدبر اور محنت سے ایسا چلایا کہ چند دنوں میں خواص و عام نے آپ کو مفید وجود اور قابل جوہر پاکر استفادہ لینا شروع کیا غریب کے بیمار ہونے کا پتہ لگتا تو خود اس کی خبر کو جاتے اور مفید مشورہ سے ہمت بڑھاتے مہمان نواز و نہایت عمدہ اخلاق کے تھے ہر اس و یاس کو نزدیک نہ آنے دیتے تھے اپنے بچوں کو نماز کا پابند رکھتے تھے اور سب سے نہایت شفقت سے سلوک کرتے تھے پانچ نمازوں کے اوقات میں ہر ایک چستی سے نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتا تھا فسادات کے دنوں میں آپ نے اپنے بچوں سے کہا اللہ تعالےٰ کے ارادہ کے سوا کوئی کسی کو ذرہ بھر نقصان نہیں پہنچا سکتا اس لئے مجھے یہ بات نہ سننی پڑے کہ تم سے کہیں بزدلی کا اظہار ہوا ہے حضرت ام المومنین علیہا السلام برادر مغفور سے دور اور شفقت رکھتی تھیں اور ان کے حالات پوچھتی رہتی تھیں عزیز مرحوم قادیان میں اور نیز ربوہ میں ان کی دعائیں لینے کے لئے حاضر ہوتے تھے آپ کی نسبت جاٹوں کے مشہور قبیلہ ورک سے ہے آپ کی دادی والدہ اور پھوپھی اور پھوپھا حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہم قادیان کے مقبرہ بہشتی میں آرام فرما رہے ہیں۔ برادر عزیز مرحوم کے فرزند ارجمند ڈاکٹر عین النعیم صاحب لندن کالج میں تعلیم کی تکمیل کی والد مرحوم کے کام کو سنبھال لیا ہے اللہ تعالیٰ باپ کی طرح ان کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات پر نظر رکھنے والا کر دانے اور جو عزیز مرحوم کی جدائی میں گھل رہے ہیں ان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اس سرائے فانی میں ہر ایک کے لئے ایک دن آنے کا اور ایک دن جانے کا مقدر ہے مبارک و خوش نصیب وہ ہے جو اس عارضی قیام میں انسانیت کی عزت و جلال کا باعث ہو

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

خود یہ کتاب ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم بشر سے اپنے رسول کے ذریعہ کلام کرتے ہیں پھر ہم نے اسی کتاب میں بتایا ہے کہ ہم بشر سے وحی کے ذریعہ اور رویا اور مکاشفات کے ذریعہ کلام کرتے ہیں اس لئے جو لوگ مکالمہ مخاطبہ الہیہ کو اضغاث احلام کہتے ہیں اور لاشعور کا کرشمہ بتاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں وہ ظاہری باتوں کو غیب کی باتوں پر چسپاں کرتے ہیں اور جو لوگ اضغاث احلام کو مکالمہ و مخاطبہ الہیہ کہتے ہیں وہ بھی جھوٹے ہیں اور غیب کی باتوں کو ظاہری باتوں پر قیاس کرتے ہیں اس لئے یہ دونوں گروہ **صم بکم عمی فهم لا يرجعون** کی تعریف میں آتے ہیں

ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم غشاوة

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

اس جگہ الہام کے فریفتہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ وحی دو قسم کی ہے وحی الابتلاء اور وحی الاصطفاء۔ وحی الابتلاء بعض اوقات موجب ہلاکت ہو جاتی ہے جیسا کہ بلعم اسی وجہ سے ہلاک ہوا مگر صاحب وحی الاصطفاء کبھی ہلاک نہیں ہوتا اور وحی الابتلاء بھی ہر ایک کو حاصل نہیں ہوتی بلکہ بعض انسانی طبیعتیں ایسی بھی ہیں کہ جیسے جسمانی طور پر بہت سے لوگ گونگے اور بہرے اور اندھے پیدا ہوتے ہیں ایسا ہی بعض کی روحانی قوتیں کالعدم ہوتی ہیں اور جیسے اندھے دوسروں کی رہنمائی سے اپنا گزارہ کر سکتے ہیں ایسا ہی یہ لوگ بھی کرتے ہیں لیکن بوجہ عامہ شہادت کے جو بداہت کا حکم رکھتی ہے اُن کو اِن واقعاتِ حقہ سے انکار نہیں ہو سکتا اور نہیں کہہ سکتے کہ دوسرے تمام لوگ بھی ان کی طرح اندھے ہی ہیں جیسا کہ ہر روز مشاہدہ میں آتا ہے کہ کوئی اندھا اس بات پر جھگڑا نہیں کر سکتا کہ سوجاکھا ہونے کا دعویٰ کرنے والے جھوٹے ہیں اور نہ اس سے انکار کر سکتا ہے کہ بجز اس کے ہزاروں آدمیوں کی آنکھیں موجود ہیں کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ وہ لوگ اپنی آنکھوں سے کام لیتے ہیں اور وہ کام کر سکتے ہیں جو اندھا نہیں کر سکتا ہاں اگر کوئی ایسا زمانہ آتا جس میں سب لوگ اندھے ہی اندھے ہوتے اور ایک بھی سوجاکھا نہ ہوتا تب اس بحث کے پیدا ہونے کے وقت کہ گزشتہ زمانوں میں سے کوئی ایسا زمانہ بھی تھا کہ اس میں سوجاکھے ہی پیدا ہوتے تھے اندھوں کو انکار اور لڑائی جھگڑے کی بہت گنجائش تھی بلکہ میرے خیال میں ہے کہ انجام کار اس بحث میں اندھوں کی ہی فتح ہوتی کیونکہ جو شخص صرف گذشتہ زمانہ کا ہی حوالہ دیتا ہے اور جن انسانی طاقتوں اور کمالات کا اس کو دعویٰ ہے وہ کبھی انسان میں دکھلا نہیں سکتا اور کہتا ہے کہ وہ قوتیں اور طاقتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہیں ایسا شخص تو تحقیق کی رو سے آخر کار جھوٹا ہی ٹھہرتا ہے کیونکہ جس حالت میں فیاض مطلق نے جو کچھ انسانی فطرت کے جسمانی حصہ کو قوتیں عطا کی تھیں جیسے قوت باصرہ، سامعہ، شامہ، لامسہ، حافظہ، متفکرہ وغیرہ وہ اب تک انسانوں میں پائی جاتی ہیں تو پھر کیونکر خیال کیا جائے کہ جو روحانی قوتیں انسانوں میں پہلے زمانوں میں تھیں اس زمانہ میں وہ تمام قوتیں ان کی فطرت سے مفقود ہوگئی ہیں حالانکہ وہ قوتیں جسمانی قوتوں کی نسبت تکمیل نفس انسان کے لئے زیادہ ضروری ہیں کیونکر انکار ہو سکتا ہے جس حالت میں کہ مشاہدہ ثابت کر رہا ہے کہ وہ مفقود نہیں ہوئیں اس سے ظاہر ہے کہ کس قدر وہ مذہب سچائی سے دور ہیں کہ یہ تو ان کو اقرار ہے کہ انسانی فطرت کی جسمانی اور معقولی قوتیں اب بھی ایسی ہی ہیں جیسا کہ پہلے تھیں مگر اس سے وہ منکر ہیں کہ انسانوں میں روحانی قوتیں اب بھی ایسی ہی پائی جاتی ہیں جیسا کہ پہلے تھیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹/۱۰)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات

فریضہ حج کی اہمیت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ کتب علیکم الحج (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطاب کرتے ہوئے ہمیں فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے تم پر حج کو فرض کیا ہوا ہے۔

تشریح:۔ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے حج عشق و محبت کی اس مبارک گھڑی کا نام ہے جبکہ ایک عاشق اپنی تمام منازل سلوک و روحانیت طے کر چکتا ہے مگر اس کے قلب میں ایک حسرت و تمنا باقی رہ جاتی ہے کہ میں اپنے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مولد و مدفن کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں جہاں آنحضرت کو خدا تعالےٰ کی وحی سے مشرف کیا گیا۔ جس مقام میں حضور پیغام اسلام پہنچاتے رہے۔

فریضہ حج کا مرکزی نقطہ ان مبارک تاریخی شخصیتوں اور مقامات مقدسہ کی یاد ہے جن کے ذریعہ اس قسم کی روایات اور واقعات منصۂ شہود پر آئے ہیں جو دنیا میں توحید کی اشاعت کا باعث ہوئے۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت اسمٰعیل حضرت ہاجرہ اور سب سے بڑھ کر بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس یادگاروں نے دنیا میں اس قسم کے دائمی نقوش کی بنیاد رکھدی ہے۔ جو قلوب سے محو نہیں ہو سکتے اور ایسی روح تزکیہ نفس میں مد ہوتی ہے۔ حج کرتے وقت انسان اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی کرتا ہے اس کے سامنے آنحضرت کے اسوۂ حسنہ کا نقشہ آجاتا ہے جس کے نتیجہ میں اس کا قدم نیکیوں کی طرف اٹھتا ہے اور اس کے گفتار و کردار میں امتزاج اور تجدد کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت فرماتے ہیں:۔

"من حج ولم یفسق مزج کیوم ولدتہ امہ"

یعنی جس شخص نے حج کیا اور کسی کی بدعہدی اس سے سرزد نہیں ہوئی اس کی حالت ایسی ہوگی جیسا کہ اس کو اس دن اس کی ماں نے جنا یہ ارشاد مبارکہ ہر حاجی کے انفرادی اخلاق اور اصلاح نفس کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ حج کے اجتماع میں بین الاقوامی اسلامی اخوت کا سبق دیا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ اسلام رنگ و نسل اور قومیت میں امتیاز کے سخت خلاف ہے

الغرض فریضہ حج مسلمانوں کی قومی، ملی اور انفرادی مشکلات کا حل پیش کرتا ہے اور اصلاح نفس اور اسلامی اخوت کے قیام کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

عبادت میں غلو سے کام نہ لو

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھلک المتنطعون قالھا ثلاثا (مسلم)

ترجمہ:۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلو سے عبادت کرنے والے تباہ ہوگئے۔ آنحضرت نے اس فقرہ کو تین بار فرمایا۔

تشریح:۔ جس کام میں استقلال اور مداومت اختیار کی جاتی ہے وہ کام ہمیشہ ہی بابرکت ہوتا ہے اور اصل مقصد کے حصول میں بھی کامیابی ہوتی ہے عبادت الٰہی میں مالایطاق تکلیف اٹھانا نہ صرف اپنے نفس کے لئے نقصان کا باعث ہے بلکہ جملہ متعلقین کے لئے بھی سراسر تکلیف ہے اور اگر کسی قسم کا شخص جو عبادت میں غلو کر رہا ہے وہ کسی قبیلہ یا قوم کا پیشوا ہو تو اس کے غلط نمونہ کی وجہ سے کئی افراد فتنہ اور ابتلاء میں پڑ سکتے ہیں۔

آجکل عبادت میں بعض پسماندہ علاقوں میں عجیب قسم کی بدعتوں کا ارتکاب کیا جا رہا ہے جن کا استنباط اور جواز نہ تو قرآن کریم سے اور نہ ہی حدیث شریف سے ملتا ہے اور نہ ہی عقل سلیم اس کو جائز قرار دیتی ہے جسم کو بلا وجہ تکلیف دینا اور پھر اس کے نتیجہ میں قسما قسم کی امراض میں مبتلا ہو جانا سراسر فتنہ ہے۔ اسلام اپنے بنیادی اصولوں میں انتہائی سادہ ہے۔

باہمی اتحاد و محبت

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا و شبک بین اصابعہ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ ابی موسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے لئے بمنزلہ بنیاد کے ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے یہ فرماتے ہوئے آنحضرت نے اپنی مبارک انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈالا۔

تشریح:۔ باہمی تعاون اور اخوت انفرادی اور اجتماعی رنگ میں سراسر رحمت اور برکت ہے اور یہ خوبی اگر قومی رنگ میں وسیع ہو جائے تو ایسی قوم زندگی کے ہر پہلو میں کامیاب ہوتی ہے اور ایسی قوم کا ہر فرد خوشحالی کی زندگی بسر کرتا ہے یہ وہ بنیادی اصل ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہر قوم ترقی کر سکتی ہے۔ اگر کسی خاندان کے خوشحال افراد اپنے خاندان کے محتاج اور معذور اشخاص کی مدد کریں اور ان کو قرضہ حسنہ ہی دے کر ان کے بچوں کی تعلیم کا خیال رکھیں تو یہ خاندان مضبوط ہو سکتا ہے اور ترقی کی منازل طے کر سکتا ہے۔ اس حدیث کو زندگی کے ہر شعبہ میں اگر بروئے کار لایا جائے تو اس کے بڑے مبارک نتائج نکل سکتے ہیں۔

بچوں کو نمازوں کا پابند بناؤ

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر وفرقوا بینھم فی المضاجع۔ (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپؓ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کی تاکید کیا کرو جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور دس سال کی عمر میں اگر نماز کی ادائیگی سے انکار کریں۔ تو بے شک انہیں سرزنش کرو نیز دس سال کی عمر میں بچوں کو بستروں میں الگ سلایا کرو۔

تشریح:۔ نماز اسلام کا بنیادی فریضہ ہے جس کا تعلق خالصتہً توحید باللہ سے ہے اس لئے اس فریضہ کی طرف توجہ بچپن سے ہی کرنی چاہیئے۔ اس حدیث میں والدین سے خطاب کیا گیا ہے کہ سات سال کی عمر سے ہی بچوں کو آہستہ آہستہ نماز پڑھنی سکھلاؤ تین سال کے عرصہ میں بچہ کی ذہنی استعداد اتنی ہو جاتی ہے کہ وہ اس فریضہ کی طرف باقاعدہ عملی توجہ کر سکے اور اگر اس عرصہ میں وہ نماز نہیں پڑھتا حالانکہ دس سال کی عمر میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کو سرزنش کرنی چاہیئے۔ اس سرزنش میں کسی قسم کا جبر و اکراہ نہیں ہے بلکہ والدین جو بچوں کی بہبود کا کے لئے ہی پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کا یہ فرض ہے کہ وہ تربیت کرتے وقت سختی کریں اور اس وقتی سختی کا نتیجہ برکت اور رحمت ہے دس سال کی عمر میں بچوں کو الگ سلانے کی یہ حکمت ہے کہ اس عمر میں بچہ کے جذبات میں ایک قسم کا ہیجان اور شعور قدرتی رنگ میں پایا جاتا ہے۔ اور بچہ کو جس طرف لگایا جائے اس طرف ہی اس کا میلان ہو جاتا ہے اور اس میلان کا اثر ساری عمر رہتا ہے اور الگ سلانے سے بچہ بہت سی غلط عادات اور قباحتوں سے بچ جاتا ہے۔

نیز بچہ کو الگ سلانے سے اس کے اندر غیر معمولی جرأت و شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ نیز ایک دوسرے کے سانس سے بعض بیماریوں کے لگنے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔

درخواست دعا

خاکسار ان دنوں چند پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے میرے ارادوں میں کامیابی بخشے اور ہر مشکل سے بچائے۔

(بشارت احمد ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے تحت لجنہ کے امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف تذکرۃ الشہادتین مقرر کی گئی ہے۔ امتحان مورخہ ۲۴ جون بروز اتوار ہوگا۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی لجنہ میں تحریک کرکے زیادہ سے زیادہ ممبرات کو امتحان میں شامل کریں اور شامل ہونے والی ممبرات کی فہرست مرکزیہ دفتر میں دس جون تک بھجوا دیں تاکہ سوالات کے پرچے بھجوائے جا سکیں

نوٹ:۔ تذکرۃ الشہادتین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے مل سکتی ہے

(نائبہ سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

الفضل آپ کا قومی آرگن ہے۔ اس کی اشاعت کو بڑھانا آپ کا فرض ہے

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی نویں تربیتی کلاس

مختلف مجالس خدام الاحمدیہ سے ۱۰۲ نمائندگان کی شرکت

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی نویں تربیتی کلاس چار مئی سے ربوہ میں شروع ہو چکی ہے جس کی افتتاحی رپورٹ ۸ مئی ۱۹۶۲ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کلاس میں مندرجہ ذیل مجالس کے خدام شریک ہوئے ہیں:-

نام مجالس اور تعداد خدام تربیتی کلاس ۱۹۶۲ء

نام مجلس	تعداد خدام	نام مجلس	تعداد خدام
۱۔ راولپنڈی	۱۰	۲۱۔ گھسیٹ پور ضلع لائلپور	۶
۲۔ سعد اللہ پور ضلع گجرات	۳	۲۲۔ لاہور شہر	۱۲
۳۔ ملک وال "	۱	۲۳۔ گنج مغلپورہ لاہور	۳
۴۔ لکھاریاں "	۱	۲۴۔ سیالکوٹ شہر	۱
۵۔ چکنانوالی "	۱	۲۵۔ گوجرانوالہ شہر	۱
۶۔ جہلم شہر	۲	۲۶۔ چک چہور سانگلا ہل ضلع شیخوپورہ	۱
۷۔ بھیرہ ضلع سرگودھا	۱	۲۷۔ ملتان شہر	۱
۸۔ خوشاب "	۳	۲۸۔ جبال پور (سندھ)	۱
۹۔ میانوالی "	۲	۲۹۔ قمر آباد (")	۲
۱۰۔ جھنگ صدر	۲	۳۰۔ بشیر آباد (")	۱
۱۱۔ ربوہ	۲۵	۳۱۔ ٹنگیال دھمیال (")	۱
۱۲۔ احمد نگر	۳	۳۲۔ بیدیاں (لائلپور)	۱
۱۳۔ لائلپور شہر	۳	۳۳۔ تلونڈی	۱
۱۴۔ گوجرہ ضلع لائلپور	۱	۳۴۔ اوکاڑہ ضلع منٹگمری	۱
۱۵۔ چک ۳۳ ل تیرہ کے	۱	۳۵۔ کراچی	۱
۱۶۔ چک ۲۷ ضلع لائل پور	۱	۳۶۔ چک لالہ (راولپنڈی)	۱
۱۷۔ سمندری لائل پور	۱	۳۷۔ کوئٹہ	۲
۱۸۔ چک ۶۱ ج۔ب "	۱	۳۸۔ کرونڈی (سندھ)	۱
۱۹۔ چک ۶۱ ج۔ب ضلع لائلپور	۱		
۲۰۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱		۱۰۲

یاد رہے کہ ۱۹۴۹ء کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے پندرہ روزہ تربیتی کلاس جاری کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ چنانچہ اس ہدایت کی تعمیل میں سب سے پہلی تربیتی کلاس سالانہ اجتماع ۱۹۵۰ء کے معاً بعد ربوہ میں منعقد ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمایا۔ اب تک اس کلاس میں جو نمائندے شامل ہوتے رہے ہیں ان کی تعداد درج ذیل ہے۔

سال	نمائندگان	سال	نمائندگان
۱۹۵۰ء	۵۱	۱۹۵۲ء	۴
۱۹۵۱ء	۲۵	۱۹۵۳ء	۵

۱۹۵۴ء۔ ۱۹۵۵ء۔ ۱۹۵۶ء، ۱۹۵۷ء میں کلاس نہیں ہوئی۔

۱۹۵۸ء ۸ ۔ ۱۹۶۰ء ۸ ۔ ۱۹۶۱ء ۲۸

الحمد للہ سال رواں کی کلاس میں اس وقت تک ۱۰۲ نمائندگان شامل ہو چکے ہیں۔ یہ کلاس انشاء اللہ تعالےٰ ۱۸ مئی ۱۹۶۲ء تک جاری رہے گی۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"محی الدین صاحب مالاباری کہاں ہیں"

دفتر ہذا کو مکرمی محی الدین صاحب مالاباری ولد احم یم مالوڑی موصی ۱۲۷۰۸ سابقہ سکونت پنیہ گاڑی ضلع مالاباد (۲) ڈرگ روڈ کراچی کے موجودہ ایڈریس کا کسی صاحب کو علم ہو یا موصی خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر کو اپنے ایڈریس سے جلد مطلع فرمائیں تا کہ ان کی وصیت کے بارہ خط و کتابت کی جا سکے۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گنج مغلپورہ (لاہور) میں ایک کامیاب تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۶۲ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ میں ایک کامیاب تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جناب مولوی شیخ عبد القادر صاحب مربی جماعت احمدیہ لاہور نے فرائض صدارت سرانجام دئیے۔ سب سے پہلے مکرم رانا عبد الکریم صاحب نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم کی پھر جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے اپنے مخصوص انداز میں "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اللہ تعالےٰ سے انتہائی قرب" کے عنوان پر تقریر فرماتے ہوئے دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ کی نہایت دلنشین تفسیر فرمائی اور بتایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ زمرۂ انبیاء علیہم السلام میں ہی شامل ہیں بلکہ آپ تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں

آپ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صفات الٰہیہ کے کامل مظہر ہیں" کے موضوع پر نہایت جامع و پُر معارف تقریر فرمائی اور بتایا کہ کسی انسان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و مقام کی انتہا کو معلوم کر سکے آپ نے قرآن کریم کی متعدد آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی فارسی اشعار پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اللہ تعالےٰ کی صفات کو اکمل و اتم طور پر کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے وجود باپرکت سے ظاہر فرمایا۔

آپ کے بعد جناب مولانا ابوالعطاء اللہ دتہ صاحب جالندھری کی تقریر "فیضان نبوت محمدیہ" کے موضوع پر شروع ہوئی۔ آپ نے نہایت عالمانہ انداز میں وقت کی قلت کے پیش نظر باوجود نہایت اختصار کے جامع و مانع دلائل کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے ثبوت کے ضمن میں دس امور ایسے دلکش اور مؤثر انداز میں بیان فرمائے کہ حاضرین تصویر حیرت بنے ہوئے تھے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا اور مستورات کے لئے پردہ کا عمدہ انتظام تھا۔ کثرت سے غیر از جماعت احباب شروع سے آخر تک نہایت سکون سے جملہ تقاریر سنتے رہے۔ صدر نے حاضرین و افسران پولیس کا شکریہ ادا کیا اور دس بجے شب بعد از دعا جلسہ نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ فالحمد علیٰ ذالک

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور)

گدو بیراج میں زرعی اراضی ٹھیکہ پر

۱۔ ضلع جیکب آباد میں عنقریب زرعی اراضی دس سالہ ٹھیکہ پر دی جانے والی ہے۔

۲۔ سربمہر ٹنڈر کھولے جانے کا پروگرام حسب ذیل ہے

تعلقہ	قبضہ کا نام یا تعلقہ ہیڈ کوارٹر	تاریخ	سربمہر ٹنڈر کھولنے کی جگہ
۱۔ گڑھی خیرو	۱۔ گڑھی خیرو	۲۱/۵/۶۲	ضلع بنگلہ
	۲۔ جہان پور	"	گڑھی خیرو
۲۔ ٹھل	۱۔ ٹھل	۲۵/۵/۶۲	ضلع بنگلہ ٹھل
۳۔ کندھ کوٹ	۱۔ کندھ کوٹ	۲۸/۵/۶۲	ضلع بنگلہ
	۲۔ تنگ والی	"	کندھ کوٹ
۴۔ کشمور	۱۔ کشمور	۳۱/۵/۶۲	ضلع بنگلہ
	۲۔ بکھاپور	"	کشمور

۳۔ ٹنڈر کھولے جانے کی مقررہ تاریخوں کے ۹ بجے صبح تک ٹنڈر دئے جا سکتے ہیں۔ جو ٹنڈر دہندگان یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۴۔ کم از کم ٹھیکہ کی رقم -/۱۰ روپیہ فی ایکڑ سالانہ ہے۔

۵۔ مارشل لاء ریگولیشن ۶۴ کے تحت ۲۵۶ ایکڑ رقبہ ٹھیکہ پر لیا جا سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں

۶۔ ٹھیکہ پر دی جانے والی اراضی کی تفصیلات گدو بیراج پراجیکٹ کی اراضی کے شیڈول کی صورت میں شائع کر دی گئی ہے۔ جس کی کاپیاں دو روپیہ فی کاپی کے حساب سے کاشمور۔ کندھ کوٹ۔ ٹھل جیکب آباد۔ گڑھی خیرو۔ کے اسسٹنٹ کالونائزیشن افسروں اور کالونائزیشن افسر گدو بیراج سکھر سے مل سکتا ہے۔ ٹنڈر فارم اس شیڈول کے ساتھ مہیا کئے جائیں گے یا پچاس پیسے فی فارم کی ادائیگی پر مندرجہ بالا دفاتر سے مل سکتے ہیں۔

۷۔ یہ اراضی ضلع جیکب آباد کے قصبات اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز سے دو میل کے دائرہ میں واقع ہے جو احباب چاہیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں ؎

وصولی چندہ وقفِ جدید ۔ سال پنجم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ بھجوا دیا ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید قربانی کی توفیق عطا کرے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

نام وعدہ کنندہ مع مکمل پتہ	وصولی
مکرم ملک مبارک علی صاحب ٹمبر مرچنٹ لائلپور شہر	۱۰/-
چوہدری صلاح الدین صاحب محمد آباد اسٹیٹ	۶/۵۰
" محمد حسین صاحب " "	۷/۵۰
" محمد اکبر صاحب فانی " "	۷/-
" سردار خاں صاحب باجوہ " "	۷/۷۵
منشی اللہ رکھا صاحب " "	۷/۷۵
ماسٹر اللہ دتہ صاحب " "	۶/-
ماسٹر محمد اسلم صاحب " "	۶/-
میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد	۷/-
بابو بشارت احمد صاحب خوشاب ضلع سرگودہا	۶/۲۵
غلام قادر صاحب چک ۳۶۳ ضلع منٹگمری	۶/-
مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب مع اہل و عیال ربوہ	۶۲/۵۰
محمد عبد اللہ صاحب صدر سنجر چانگ ضلع حیدر آباد (بلا تفصیل)	۱۴/-
ولی محمد صاحب سیکرٹری مال بصیر پور ضلع منٹگمری (بلا تفصیل)	۸/۲۵
مستری عبد الرحیم صاحب فورٹ سنڈیمن	۹/-
منشی برکت اللہ صاحب محمد آباد اسٹیٹ	۱۳/-
ملک غلام احمد صاحب عطاء "	۶/۳۱
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل پنشنر اکال گڑھ گوجرانوالہ	۶/۵۰
مکرم منشی محمد عبد اللہ صاحب محمد آباد اسٹیٹ	۷/-
محمود احمد صاحب باجوہ ورسک ضلع پشاور	۳۰/-
چوہدری عبد الجلیل صاحب پشاور چھاؤنی	۱۰/-
اہلیہ صاحبہ محمد ہاشم صاحب " "	۷/-
چوہدری منصور احمد صاحب " "	۶/۵۰
صوفی کریم بخش صاحب معلم وقف جدید منگلہ گھبچڑ والہ	۷/-
چوہدری برکت علی صاحب محلہ دار النصر ربوہ	۶/۲۵
سید امتیاز علی صاحب پاکپتن ضلع منٹگمری	۸/-
عبد الحمید صاحب نور نگر فارم ضلع تھرپارکر	۷/-
جلال الدین صاحب " " " "	۶/-
سردار محمد صاحب سیکرٹری مال فورٹ عباس (بلا تفصیل)	۲۵/-
محترمہ بی بی صاحبہ شادیوال ضلع گجرات	۶/-
بشیر احمد صاحب رائے پور ضلع سیالکوٹ	۶/-
بشیر احمد صاحب چیمہ گوٹھ فتح خاں ضلع خیرپور	۶/-
مستری عبد العزیز صاحب شکار پور	۶/۲۵
عبد الرحمٰن صاحب کبیر والہ ضلع ملتان	۶/-
مکرم مرزا عزیز محمد صاحب چیچہ وطنی ضلع منٹگمری	۶/۰۶
چوہدری بشیر احمد صاحب " "	۶/-
چوہدری محمد صدیق صاحب " "	۷/-
چوہدری ولی محمد صاحب " "	۶/-

نام وعدہ کنندہ مع مکمل پتہ	وصولی
چوہدری عبد الغفور صاحب چیچہ وطنی ضلع منٹگمری	۶/۵۶
چوہدری نواب الدین صاحب " "	۶/۰۶
" عبد العزیز صاحب " "	۶/۰۶
" محمد بوٹا صاحب " "	۶/۰۶
شیخ غلام محی الدین صاحب " "	۶/-
آصفہ اکبر صاحبہ ملتان شہر	۶/-
مرزا بشارت احمد صاحب راولپنڈی	۷/۵۰
مرزا سعید احمد صاحب "	۷/۵۰
ریاض احمد صاحب "	۶/-
ملک حفیظ الرحمٰن صاحب "	۷/-
سید رشید احمد صاحب ارشد "	۷/-
محمد افضل صاحب "	۶/۵۰
رقیہ بیگم صاحبہ والدہ محمد افضل صاحب "	۶/-
امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ " " "	۶/۵۰
نامرہ بیگم صاحبہ بنت " " "	۶/۵۰
انیسہ بیگم صاحبہ " " "	۶/۵۰
محمد امجد افضل پسر " " "	۶/۲۵
سید شمیم احمد صاحب "	۷/-
چوہدری نثار احمد صاحب "	۱۴/-
مقصودہ بیگم صاحبہ اہلیہ "	۷/-
ناصر احمد صاحب "	۶/-
چوہدری عبد المنان صاحب "	۶/۲۵
شیخ عبد الغفور صاحب "	۷/-
اہلیہ صاحبہ " "	۷/-
میاں محمود احمد صاحب "	۱۲/-
سردار گل زمان صاحب "	۶/-
ملک بشیر احمد صاحب "	۱۰/-
کفیل الدین صاحب سیکرٹری مال احمدی بارہ ایسٹ پاکستان (بلا تفصیل)	۹/۵۰
غلام احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۲۰۹ R.B ضلع لائلپور	۶/-
حاکم بی بی صاحبہ سوک کلاں ضلع گجرات	۶/۳۰
چوہدری کیپٹن محمد اکبر صاحب ساہی چک ۳۵۴ قادر آباد ضلع لائلپور	۷/-
میاں خاں صاحب پریذیڈنٹ ترکھا ضلع گجرات	۱۲/-
مبارکہ نسیمہ صاحبہ اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب منیر ربوہ	۶/۲۵
حمیدہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب گلبرگ لاہور	۱۵/-
از لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور (بلا تفصیل)	۵۲/-
مولوی حسن دین صاحب فضل عمر ہوسٹل ربوہ	۶/-
محمد ریاض صاحب قمر " "	۶/-
چوہدری عبد العزیز صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۶/۴۲

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا بشارت احمد سمیع ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہے بزرگان سلسلہ سے مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

چوہدری محمد عاشق معلم وقف جدید
حلقہ قیام پور ضلع گوجرانوالہ

۲۔ میرے اباجان ڈاکٹر سراج الدین احمد صاحب کا چنیوٹ سول ہسپتال میں مثانہ کا اپریشن ہوا ہے ابھی تکلیف کافی ہے احباب جماعت اور درویشان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

احسان الحق اعجاز
کلرک دفتر ڈسٹرکٹ انسپکٹرس آف سکولز جھنگ صدر

۳۔ میری پوتی فاخرہ بہت بیمار ہے احباب اسکی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

میرا لڑکا عزیز نعیم احمد وسیم ملازمت کے لئے کوشش کر رہا ہے دوست نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

میری بیوی بیمار ہے اسکی کامل شفایابی کے لئے بھی دعا فرمائی جاوے۔

(حاجی محمد الدین درویش قادیان (حال ربوہ)

۴۔ محترم پیر محمد اقبال صاحب صدیقی اسٹیشن ماسٹر بہاولپور کی بیٹی اور داماد دونوں بعارضہ بخار وغیرہ صاحب فراش ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

۵۔ میرے علاقہ کے نہایت مخلص احمدی مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیری حیدر آباد دکن میں تین ماہ سے تشویشناک قلبی عارضہ کی وجہ سے بیمار رہیں اب بفضلہٖ قدرے افاقہ ہے۔ مکرم حکیم ابراہیم عبد اللہ صاحب آف ڈینگوالہ ضلع رتناگیری کے نزول الماء کی وجہ سے آنکھوں کے اپریشن میں کچھ نقص رہ گیا ہے اور بصارت زائل ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے دونوں کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

حکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ انچارج میسور سٹیٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

موسم سرما کے ٹائم ٹیبل (مرا) لاہور ڈویژن کے لئے جو یکم اکتوبر ۱۹۶۲ء سے نافذ العمل ہوگا گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلی سے متعلق تجاویز ارسال کرنے کی دعوت دی جاتی ہے جو صاحبان تجاویز بھیجنا چاہیں وہ اپنی تجاویز لازمی طور پر ۲۰ مئی ۱۹۶۲ء تک ڈویژنل ٹرانسپورٹیشن آفیسر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو ارسال فرماویں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

قومی خوشحالی کیلئے

قومی مقاصد کو آگے بڑھانے کا ایک لازمی ذریعہ قومی بچت ہے۔ قومی انعامی بونڈ خرید کر آئندہ خوشحالی کے منصوبوں کو کامیاب بنالیجئے۔ اس میں آپ کی رقم محفوظ رہتی ہے۔ جب چاہیں بھنا سکتے ہیں۔ سال میں تین بار بتیس قدر انعام پانے کا موقعہ ملتا ہے، اور آپ کی بچت ملکی ترقی میں مدد دیتی ہے۔

قومی انعامی بونڈ خریدیئے

PRESTIGE

ہر انسان کیلئے
ایک ضروری پیغام
کارڈ آنے پر
مفت

عبداللہ دین سکندرآباد دکن

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل ٹھیکوں کے لئے پرسنٹیج ریٹ پر سر بمہر ٹنڈر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر سال ۶۳-۱۹۶۲ء مختتمہ ۳۰ جون ۶۳ء زیر دستخطی ۳۰ مئی ۱۹۶۲ء ساڑھے بارہ بجے دن تک وصول کریگا۔ ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں جو دفتر سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے
A۔	سب ڈویژن نمبر ۴ وزیر آباد میں اینٹوں کے سوا بلڈنگ میٹریل کی فراہمی۔	۵۰۰۰/- روپے تک	۵۰۰/- روپے
B۔	سب ڈویژن نمبر ۶ لائلپور میں اینٹوں کے سوا بلڈنگ میٹریل کی فراہمی۔	۵۰۰۰/- روپے تک	۵۰۰/- روپے
C۔	وزیر آباد یا گوجرانوالہ یا کاموکے کے مقام پر ٹرکوں میں لدی ہوئی فونڈری بیبنڈ کی فراہمی۔	۲۵۰۰۰/- روپے تک	۵۰۰/- رو۔ فلیٹ ریٹ

۲۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں بہتر ہے کہ وہ اپنے نام ۳۰ مئی ۱۹۶۲ء تک ٹنڈر دینے سے پہلے درج کروالیں۔

۳۔ مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ ۳۰ مئی ۶۲ء سے قبل ہی زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی۔ ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں لکھیں آنے پائیوں میں لکھے ہوئے ریٹ مسترد کر دئے جائیں گے۔

۴۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ ہر آئیٹم کے لئے علیحدہ علیحدہ پرسنٹیج ریٹ لکھیں جس میں محولہ بالا "اے" اور "بی" کسی بھی آئیٹم کی ویگنوں میں لوڈنگ ریٹ ایک ... بعد کے حساب سے فراہمی والے سٹیشنوں تک درج ہو پی ڈبلیو ریلوے کے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ کے تحت زائد لیڈ لفٹ نہیں دیا جائے گی۔ ٹرکوں میں لدی ہوئی فونڈری بیبنڈ وزیر آباد یا گوجرانوالہ یا کاموکی کے لئے فلیٹ ریٹ لکھے جائیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور)

پبلک نوٹس

عوام الناس کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ منٹگمری سمہ سٹہ روہڑی بر اہنہ لوپ اور کور ملی) (شیر شاہ۔ کندیاں) (لودھراں۔ پاک پٹن) (سمہ سٹہ بہاولنگر۔ فورٹ عباس) (بہاولنگر میکلوڈگنج روڈ امروکہ) (خانیوال۔ شور کوٹ روڈ ہنڈیوالی) اور (خانپور چاچڑاں) ملتان ڈویژن کے سیکشنوں پر چلنے والی مسافر گاڑیوں کے نئے اوقات یکم اکتوبر ۱۹۶۲ء سے رائج ہوں گے۔

اس سلسلے میں ہر خاص و عام سے تجاویز مطلوب ہیں جو زیر دستخطی کو ۲۰ مئی ۱۹۶۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی۔ ڈبلیو۔ آر ملتان

درخواستِ دعا

میری بچی سعیدہ نذیر بی اے کا امتحان دیتے ہوئے اچانک بیمار ہو گئی ہے اب وہ سپلیمنٹری امتحان میں شامل ہو گی۔ عزیزہ بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت اسکی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اسکی بہن شہناز نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور اس کا بھائی ادریس احمد ایف۔ ایس سی (نان میڈیکل) پارٹ فرسٹ میں شامل ہو رہا ہے ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے ...

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے پرسنٹیج ریٹ سر بمہر ٹنڈر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر زیر دستخطی ۲۱ مئی ۱۹۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک وصول کریں گے ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں جو دفتر سے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت بشمول ٹنڈر پرسنٹیج	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے	تکمیل کی مدت
۱۔	۵۰۷۔ اے لاہور زیر سب ڈویژن نمبر ۲ لاہور کو بلڈنگ میٹریل کلے ڈاڈنگ بھوسہ وغیرہ کی فراہمی۔	۸۰۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے	۱۵ دن

۲۔ صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں ٹنڈر ارسال کریں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کو اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ہمراہ لا کر ۲۱ مئی ۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹرڈ کرانے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط اور کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ ۲۲ مئی ۶۲ء سے قبل ہی زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی۔ ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں دیں۔ آنے پائیوں میں دیئے ہوئے ریٹ مسترد کر دئے جائیں گے۔

ٹنڈر دہندگان ہر آئیٹم کی فراہمی کے علیحدہ علیحدہ ریٹ دیں۔ پی۔ ڈبلیو آر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ کے مطابق زائد لیڈ لفٹ وغیرہ نہیں دی جائے گی۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو آر ——— لاہور

فون نمبر ۳۳۰

واحد دکان

فون نمبر ۳۳۰

- جو لائلپور میں مریضوں کی زیادہ سے زیادہ سہولت کے لئے دن رات کام کرتی ہے۔
- ایمبولینس کار کا خاطر خواہ انتظام۔
- ایکسرے کا مناسب بندوبست۔
- ادویات مناسب نرخ پر فروخت ہوتی ہیں۔
- نسخہ جات بڑی احتیاط سے تیار کئے جاتے ہیں۔
- آپ کی خدمت ہمارا فرض ہے

شاہ میڈیکو

۳۳ کچہری بازار ——— لائلپور

تصحیح

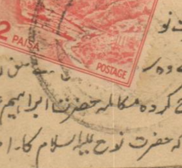

۲۰ ... صفحہ ۲ پر جو مقالہ ا... نمبر ۳ میں حضرت نو... واقعہ درج ہے وہ ... تعلق رکھتا ہے اور درج کردہ مکالمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے نہ کہ حضرت نوح علیہ السلام کا۔ احباب تصحیح ...

سردم

سر درد کے ۷۰ فیصد مریض اس سے بہت جلد بغیر کسی مضرت رساں اثر کے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ ایک بالکل بے ضرر دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

تیار کردہ: شفا ہومیو لیبارٹریز ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

۸۰

بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی ...
اسسٹنٹ کاٹن، باٹنسٹ، زرعی کالج
ٹنڈوجام۔ ضلع حیدر آباد۔ (سندھ)

ہمدرد لشواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔